مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرے بیوی صدف قمر جو کہ پہلے ہی چھ ماہ کے بچے کی ماں ہے، جبکہ بچہ بھی بذریعہ آپریشن پیدا ہوا تھا، میری بیوی اب دوبارہ حاملہ ہے، جس کے حمل کی مدت سات ہفتے ہے، اس کے رحم میں رسولی ہے، ڈاکٹرز کے مشورے کے مطابق اس کی طبیعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ابھی مزید بچے پیدا کرے، اگر ایسا ہوا تو اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، بوجہ رحم میں رسولی اور جسمانی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ماں کے اس حمل کو کیری کرنے کی صورت میں جان کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں جائے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ آج کل لوگوں میں یہ چیز عام ہو گئی ہے کہ بلاوجہ اسقاط حمل (abortion) کروا دیتے ہیں۔ جو ایک کبیرہ گناہ ہے۔ بغیر کسی عذر شرعی کے ایسا کرنے والا سخت گناہگار ہے۔ اگر حمل کی عمر چار ماہ ہو جائے تو اس کو کسی بھی صورت ضائع نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ ماں کی جان ضائع ہونے کا یقینی خطرہ ہو۔ تاہم اگر حمل میں جان نہیں پڑی یعنی چار ماہ سے پہلے پہلے عذر شرعی کی وجہ سے اسقاط حمل (abortion) کروانے کی گنجائش ہے۔ لہذا بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر واقعتاماں کو حمل کیری کرنے کی صورت میں صحت اور جان کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں، تو ایسی صورت میں اسقاط حمل (abortion) کروایا جا سکتا ہے۔

١. عن ابن مسعودؓ قال: حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصادق المصدوق إن أحدكم يجمع خلقه في بطن أمه في أربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل إليه الملك فينفخ فيه الروح. (صحيح مسلم، باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه، النسخة الهندية ٢/٣٣٢، بيت الأفكار رقم: ٢٦٤٣، سنن ابن ماجه، باب في القدر، النسخة الهندية ١/٨، دار السلام رقم: ٧٦)

٢. العلاج لإسقاط الولد إذا استبان خلقه كالشعر والظفر ونحوهما لا يجوز، وإن كان غير مستبين الخلق يجوز ...، امرأة مرضعة ظهر بها حبل وانقطع لبنها وتخاف على ولدها الهلاك وليس لأبي هذا الولد سعة حتى يستأجر الظئر يباح لها أن تعالج في استنزال الدم ما دام نطفة أو مضغة أو علقة لم يخلق له عضو وخلقه لا يستبين إلا بعد مائة وعشرين يوما. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية / الباب الثامن عشر ٥/٣٥٦ زكريا)

٣. وقالوا: يباح إسقاط الولد قبل أربعة أشهر ولو بلا إذن الزوج. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / مطلب في حكم إسقاط الحمل ٣/١٧٦ دار الفكر بيروت، ٤/٣٣٥ زكريا) والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۱/رجب المرجب/۱۴۴۴ھ

24/جنوری/2023ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 190/150
التاریخ: 24-1-23
الجامعۃ الاشرفیۃ